بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کلمۃ الحرمین — حافظ عبدالحمید عامر

"وَلَا تَقۡتُلُوۡۤا اَوۡلَادَکُمۡ مِّنۡ اِمۡلَاقٍ ...!"

قاہرہ کانفرنس ــــ عالمِ اسلام کے خلاف گہری سازش!

"قاہرہ کانفرنس ــــ جسے اقوام متحدہ کی چھتری تلے ایک مسلمان ملک کے دارالحکومت کی بیساکھیاں جہیا کرے، غریب مسلم ممالک کو اربوں کھربوں ڈالر کی امداد کا لالچ دے کر منعقد کیا جا رہا ہے ــــ یہود کی عیاری و مکاری نیز اس کی سرمایہ دارانہ ذہنیت کی غماز ہے اور عالمِ اسلام کے خلاف گہری سازش! تاکہ اہلِ اسلام کو فحاشی اور عریانی میں پھنسایا جا سکے۔"

ان خیالات کا اظہار رئیس التحریر "حرمین" نے اہلحدیث یوتھ فورس ضلع جہلم کے کارکنوں سے خطاب کرتے ہوئے کیا ــــ انہوں نے مزید کہا کہ:

"مسلم ممالک کے عوام روکھی سوکھی کھا لیں گے مگر یہودیوں کے بچھائے ہوئے اس پھندے میں نہیں آئیں گے۔ یہودیوں کی اس ناپاک سازش کا پردہ بروقت چاک ہو گیا ہے، کیونکہ عیسائیوں کے مذہبی پیشوا نے بھی اس کانفرنس کے اغراض و مقاصد کی شدید مذمت کرتے ہوئے اس کے ایجنڈا کے نکات کو اخلاق و شرافت کے منافی قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں برادر اسلامی ملک بنگلہ دیش کی حکومت نے اس کانفرنس سے لاتعلقی کا اعلان کر دیا ہے۔ لہٰذا حکومتِ پاکستان کو چاہیے کہ وہ ہوش کے ناخن لے اور مسلم ممالک میں عریانی، فحاشی اور منکرات کا سیلاب لانے والی اس کانفرنس میں شرکت نہ کرنے کا نہ صرف واضح اور دوٹوک اعلان کرے، بلکہ اس کی شدید مذمت کا بیان بھی جاری کرے"!

واقعات کے مطابق سعودی عرب، سوڈان، لیبیا، عراق اور بنگلہ دیش نے اس کانفرنس کا بائیکاٹ کیا، جبکہ خود قاہرہ کے دینی اور سماجی حلقوں کی طرف سے اس کانفرنس کے انعقاد کی نہ صرف شدید مذمت ہوئی، بلکہ انہوں نے کانفرنس کے شرکاء پر حملہ کی دھمکی بھی دی —— سعودی عرب نے تو عالمِ اسلام کے اکثر ممالک میں اعلیٰ سطحی وفود بھیج کر اس کے حکمرانوں کو اس کانفرنس کی غیر اسلامی، غیر اخلاقی، انسانیت سوز شقوں سے آگاہ بھی کیا اور یوں "نہی عن المنکر" کا فریضہ کما حقہٗ ادا کرتے ہوئے انہیں اس میں شرکت سے باز رکھنے کی اپنی سی پوری کوشش کی ——
اسی سلسلہ میں ایک وفد رابطہ عالمِ اسلامی کے سیکرٹری جنرل کی قیادت میں پاکستان بھی آیا، جس نے وزیرِ اعظم اور صدر فاروق لغاری سے ملاقات کر کے انہیں کانفرنس میں شرکت سے منع کیا، علاوہ ازیں ملک کے تمام دینی اور سماجی حلقوں نے بھی حکمرانوں کی اس میں شمولیت کی شدید مخالفت کی —— لیکن ان سب کوششوں کے باوجود یہ کانفرنس نہ صرف منعقد ہوئی، بلکہ عالمِ اسلام کے مذکورہ چند ممالک کے سوا باقی تمام کے وفود اس میں بصد شوق پہنچے —— حتیٰ کہ پاکستان کو تو اس کانفرنس میں یہ "اعزاز" بھی حاصل ہوا کہ اس کی صدارت ایک پاکستانی عورت ڈاکٹر نفیسہ صادق کے حصہ میں آئی، جبکہ وزیرِ اعظم نے کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے اس میں قرآنی آیات پڑھ کر پاکستانی عوام کے دلوں میں گویا نرم گوشہ پیدا کرنے کی کوشش کی ——
حالانکہ اس کانفرنس کے انعقاد کی غرض و غایت ہی عقیدۂ توحید کے منافی اور قرآنی تعلیمات سے بغاوت پر مبنی تھی —— یعنی وسائل کی کمی کی وجہ سے آبادی کو کنٹرول کرنا، تاکہ مفلسی اور فقر و فاقہ کا خدشہ باقی نہ رہے!

- علاوہ ازیں کانفرنس کے ایجنڈا میں درج ذیل امور شامل تھے:
- عورت اور مرد کے درمیان آزادی و مساوات
- جنسی آزادی کی اجازت اور نکاح کے علاوہ دیگر ذرائع کے اختیار کی دعوت دینا
- چھوٹی عمر میں شادی سے ڈرانا اور قانونی عمر سے قبل شادی کرنے والے کو سزا دینا
- منعِ حمل کی ترویج
- اسقاطِ حمل کی اجازت
- مذکورہ دو امور میں سہولت کی خاطر حکومتوں پر مخصوص ہسپتال کھولنے کے لیے زور دینا
- مخلوط تعلیم پر اصرار —— اور

- جنسی ثقافت پیش کرنے کے لیے وسائلِ نشر و اشاعت کا استعمال کرنا، وغیرہ

ایک مسلمان کے لیے یہ بات سوچنے کی ہے کہ ان میں سے کون سی چیز اسلامی شریعت میں جائز ہے؟ — حیوانوں کی طرح جنسی آزادی کے ساتھ ساتھ اگر اسقاطِ حمل کی قانونی اجازت بھی میسر ہو اور اس کے لیے سپیشل ہسپتال بھی موجود ہوں تو ذلّت و رسوائی کا جو خوف زناکاری کی راہ میں حائل ہو سکتا ہے، گویا وہ بھی اُٹھ گیا — بلکہ یوں کہیئے کہ جب جنسی آزادی ہی جائز قرار پائی تو زنا، زنا ہی نہ رہا — اس کے بعد بتایئے کہ عفت و پاکدامنی، شرافت و حیاداری اور انسانیت میں سے باقی کیا بچا؟ — ادھر قرآنِ مجید کو دیکھیے کہ اس نے بھوک کے ڈر سے قتلِ اولاد (بالفاظِ دیگر اسقاطِ حمل) اور اس کے لازمی نتیجہ فحاشی و بے حیائی کا فروغ، ہر دو باتوں کو دو مقامات پر اکٹھا ذکر کر کے انہیں حرام قرار دیا ہے:

"وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُكُمْ وَاِيَّاهُمْ ۚ وَلَا تَقْرَبُوا الْفَوَاحِشَ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَمَا بَطَنَ — الآیۃ" (الانعام: ۱۵۱)

"اور ناداری (کے اندیشہ) سے اپنی اولاد کو قتل نہ کرو، تمہیں بھی اور ان کو بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ اور بے حیائی کے کام، ظاہر ہوں یا پوشیدہ، ان کے قریب (بھی) نہ پھٹکو۔"

سورۂ بنی اسرائیل میں فرمایا:

"وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ ۭ نَحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَاِيَّاكُمْ ۭ اِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْاً كَبِيْرًا ۝ وَلَا تَقْرَبُوا الزِّنٰٓى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ۭ وَسَاۗءَ سَبِيْلًا ۔" (آیت: ۳۱-۳۲)

"اور اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو، کیونکہ ان کو بھی اور تمہیں بھی ہم ہی رزق دیتے ہیں۔ کچھ شک نہیں، ان کا مار ڈالنا بڑا سخت گناہ ہے۔ اور زنا کے قریب بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے۔"

قرآنِ مجید کا ان دونوں باتوں کو اکٹھا ذکر کرنا محض حسنِ اتفاق نہیں، بلکہ علّام الغیوب کی نازل کردہ شریعت کے کامل و اکمل ہونے کی دلیل ہے — نیز اس امر کا اعلان کہ اسقاطِ حمل وغیرہ کی قانونی اجازت کا لازمی نتیجہ فحاشی و بدمعاشی ہے، جبکہ بدمعاشی ہی پھیلانا مذکورہ کانفرنس کے ایجنڈا میں باقاعدہ شامل تھا — تعجب ہے، اس کے باوجود صرف چھ ملکوں کے علاوہ پورے عالمِ اسلام نے اس میں شمولیت کر کے گویا زناکاری کو سندِ جواز عطا فرما دی ہے، تو پھر مسلمانی کا لیبل

بھی باقی رکھنا آخر کیوں ضروری ہے ؟

ے واۓ ناکامی متاعِ کارواں جاتا رہا
کارواں کے دل سے احساسِ زیاں جاتا رہا

پاکستان کے لیے خصوصاً اور عالمِ اسلام کیلیے عموماً یہ لمحۂ فکریہ ہے کہ اس قسم کی کانفرنس میں شرکت کر کے پوری دنیا کے مسلمانوں نے اپنے دین و دنیا اور عاقبت کی خیر کہاں تک منائی ہے ؟ —— نیز کانفرنس میں منظور کی گئی قرار دادوں پر عمل درآمد کا سلسلہ جب شروع ہوگا تو اس کے نتیجہ میں عالمِ اسلام میں فحاشی اور بے حیائی کا جو سیلاب امڈے گا ، اس کے سامنے بند باندھنا کیونکر ممکن ہوگا؟ —— کیا انہیں خالق و مالک کی یہ وعید یاد نہیں کہ :

"اِنَّ الَّذِیْنَ یُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِیْعَ الْفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لَھُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ" ! (النور : ١٩)

"جو لوگ ایمان والوں میں بے حیائی پھیلانا پسند کرتے ہیں، ان کو دنیا میں بھی دردناک عذاب ملے گا اور آخرت میں بھی" !

چنانچہ اگر انہیں دنیا و آخرت کی ذلت منظور ہے، تو ان کی مرضی —— ورنہ اپنے رویہ پر نظرِ ثانی کی مہلت اب بھی ان کے لیے موجود ہے —— وما علینا الا البلاغ !

اقوالِ زریں

- خوبیاں قربانیوں سے پیدا ہوتی ہیں۔
- راستے سے خطرے کی چیزیں ہٹانا صدقہ ہے۔
- بہتر آدمی وہ ہے جو دوسروں کو فائدہ پہنچائے۔
- غصہ ہمیشہ حماقت سے شروع ہوتا ہے اور ندامت پر ختم ہوتا ہے۔
- اپنی خواہشِ نفس کے تابع نہ بنو ورنہ ہلاک ہو جاؤ گے۔
- کامیاب زندگی کے لیے تین چیزیں بہت ضروری ہیں۔ صحت، دولت، عقل۔